قال النبی خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی
تحفۃ القرین
لہدایۃ الزوجین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ خَیْرِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ۔ اما بعد کہتا ہی کمترین بندگان باری الٰہی بخش بڑاکری بہاری عفا عنہ الباری کہ یہ شرح اور ترجمہ ہی ام زرع کی حدیث کا جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی اس حدیث مین ملک یمن کی گیارہ عورتون کا قصہ ہی کہ اون سبھون نے اپنے شوہرون کے عیب وہنر کو ایک جگہ بیٹھ کر آپس مین نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھہ جدا جدا طرز و انداز سے اشارۃً وکنایۃً وصراحۃً بیان کیا ہی گویا ہر ایک نے اپنی لیاقت و ذہانت کا اظہار کیا ہی ان سبھون نے اپنے کلام بلاغت نظام مین اسقدر علم ادب کو خرچ کیا ہی کہ علماے اہل ادب بھی انکی ادب دانی کے قائل ہین اور انکی فہم و فراست ذہن و ظرافت کی داد دیتے ہین بیشک انکے کلام فصاحت التیام سے ہر خاص و عام حظ وافر اور نفع بیشتر اوٹھائینگے

اور ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اسکے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوجائیگی
کہ مردونکو اپنی عورتون کے ساتھ کسطرح کی عادت اور کیسا برتاؤ رکھنا چاہیے
اور یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ حضرت عائشہ رضہ
سے سنکر اون گیارہ عورتون کے شوہرون مین سے کس شوہر کی عادت
وبرتاؤ کو پسند کیا ہی اور اپنی ذات مبارک کو حسن معاشرت اور نیک عادت
مین کس خاوند کا مماثل ومشابہ فرمایا ہی خاکسار نے اس حدیث کا اصل مطلب
صاف صاف اردو مین حسب ارشاد مصدر حسنات ومجمع کمالات
مرجع خاص وعام عمیم الاحسان رفیع الشان جناب مولوی عبدالسبحان
خانصاحب تحصیلدار جالسی بریلوی دام فیضہ کے لکھا ہی اور مناسب
مقام میان بی بی کے حقوق کا بیان اسکے آخر مین اضافہ کیا ہی گویا وہ بھی
ایک رسالہ مستقل ہوگیا ہی اور چونکہ یہ دونو رسالے میان بی بی کے
حق مین فلک ہدایت کے آفتاب وماہتاب ہین تاریکی جہل وطغیان سے
نکال کر نور علم وایمان تک پہونچانے والے ہین اور محض توفیق ربانی و
تائید سبحانی سے ظہور مین آئے ہین لہذا انکا نام **شرق القمرین**
بہدایۃ الزوجین رکھا اللہ تعالی قبول فرماوے اور میری
اور جناب ممدوح کی نجات کا سبب ٹھہراوے وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکل وبہ نستعین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جلس احدی
عشرۃ امرأۃ فتعاھدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار
ازواجھن شیئا ...

شہ مین سوا نہون نے آپسمین ایسبات پر قول و قرار کیا کہ اپنے خاوندون کی خبرون
مین سے کچھ بہی نہ چھپاوین ف قسطلانی اور کرمانی اور فتح الباری وغیرہ
مین مذکور ہی کہ یہ سب عورتین ملک یمن کے دیہات کی رہنے والیان تہین
سب کا مسکان ایک ہی گانو مین تہا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ کسی تقریب سے
یہ سب ایک جگہ جمع ہوئین تب آپس مین سبہون نے یہ عہد و پیمان کیا کہ ہر عورت
اپنے اپنے خاوند کا کل حال بیان کرے اور کچھ بہی نہ چھپاوے انمین سے
پانچ عورتین یعنی پہلی اور دوسری اور تیسری اور چھٹی اور ساتوین نے اپنے
خاوند کی مذمت اور برائی بیان کی ہے اور پانچ عورتین یعنے چوتھی اور اٹھوین
اور نوین اور دسوین اور گیارھوین نے اپنے خاوند کی تعریف و خوبی ظاہر کی ہے
اور پانچوین عورت سب عورتون مین زیادہ چالاک و عقلمند تھی اوسنے اپنے
خاوند کا حال ایسے طرز و انداز سے بیان کیا ہی کہ اوس سے تعریف اور مذمت
دونون سمجھے جاتے ہین قَالَتِ الْاُولٰی زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ
جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰی وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند
جیسے دبلے اونٹ کا گوشت پہاڑ پر نہ زمین برابر ہی کہ کوئی چڑھ جاوے اور
نہ فربہ گوشت ہی کہ کوئی اوتار لاوے ف اس عورت کا نام منقول نہین
لیکن اسکے باپ کا نام ابو مرزمہ تھا اسنے اپنے خاوند کے عیبون کو مختصر عبارت
مین نہایت خوبی و فصاحت کے ساتھ اشارۃً و کنایۃً بیان کیا ہی کہتی ہی
کہ میرا خاوند محض ناچیز اور بے فیض ہی اوس مین نہ تو کوئی کمال و ہنر ہی اور
نہ اخلاق و مروت اگر صرف کمال و ہنر ہی ہوتا تو لوگ اوسکی تندخوئی

ذکر عورتون کے جمع ہونیکا

پہلی عورت کا بیان

وبے مروتی کو برداشت کرتے اور کمال و ہنر کے سبب سے اوسکی
قدر و منزلت کرتے اور اوسکی ذات سے بہرہ مند ہوتے یا صرف اخلاق
و مروت ہی رکھتا تو لوگ اوسکے خلق و مروت سے خوش رہتے اور اوسکے
بے ہنر و بے کمال ہونیکا خیال نہ کرتے لیکن جب اوسمین ان دونون مین
سے کوئی بات نہین ہی تو پہر کس کام کا ہی محض بے فیض اور ناچیز ہی جیسے دبلے
اونٹ کا گوشت پہاڑ پر اگر برابر زمین پر ہوتا تو بھلا بے محنت اور بے مشقت
سمجھکر کوئی اوٹھا بھی لیتا یا فربہ اونٹ کا ہوتا تو مشقت اور رنج سہکر کوئی اوتار
بھی لاتا اور جب ان دو امر مین سے ایک بھی نہین ہی تو کون آدمی پہاڑ پر سے
ایسے ناقص گوشت کے اوتار لانے مین محنت و مصیبت اوٹھائیگا قَالَتِ
الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ
أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوندکی خبر
ظاہر کرنیکی مین ڈرتی ہون کہ کوئی خبر کمین چھوڑ نہ دون اگر بیان کرون تو اوسکے
ظاہری باطنی کے سب عیب بیان کرون ف اس عورت کا نام عمرہ اور اسکے
باپ کا نام عمر تھا اسنے بھی اپنے خاوند کے عیبون کو چند کلمات مین اشارۃً
بیان کیا ہی کہتی ہی کہ مین اپنے خاوندکا حال اس لیے نہین بیان کرتی ہون کہ
اوسکے حالات نہایت طول و طویل ہین شاید کچھ خبرین چھوٹ جائین تو خلاف
عہد اور بے لطف ہوگا کیونکہ جب مین بیان ہی کرنے کو بیٹھی تو مناسب ہی
کہ سارا عیب ظاہری اور باطنی اوسکا بیان کرون اور نہین تو چپ ہی رہنا
بہتر ہی اور ایک مطلب اس عبارت کا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ مین ڈرتی ہون

کہ شاید خاوند کو چھوڑ نہ سکون یعنی عیب بیان کرنے لگونگی تو ظاہر اور باطن کا
سب عیب بیان کرونگی آخر یہ خبر اوسکے کان تک پہونچ جائیگی تو ضرور وہ طلاق
دیدیگا اور مجھے اوسکے ساتھہ تعلق مدت سے ہی اور اولاد بھی ہو چکی ہین
اس خیال سے بیان کرنے مین ڈرتی ہون کہ جب وہ چھوڑ دے تو شاید مین
اوسکو چھوڑ نہ سکون قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِی الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ
وَاِنْ اَسْکُتْ اُعَلَّقْ تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا ڈیلا ہی اگر بولون
تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر مین پڑ جاؤن ف اس عورت کا
نام حُبّی اور اسکے باپ کا نام کعب تھا اسنے بھی اپنے خاوند کے عیبون کو
نہایت خوبی و اختصار کے ساتھہ بیان کیا ہی اوسکی بدصورتی اور بدخلقی اور
سنگدلی کو ظاہر کرتی ہی کہتی ہی کہ میرا خاوند بہت لانبا ہی (ظاہر ہی کہ جو آدمی
اندازے سے زاند لانبا ہوتا ہی وہ دیکھنے مین نہایت بدہیئت معلوم ہوتا ہی)
اور ایسا تند خو و بدمزاج ہی کہ اگر اوسکے سامنے کوئی بات خلاف طبیعت
اوسکے بولون تو فوراً طلاق دیدے اور اگر چپ رہون اپنا دکھہ سکھہ
کچھہ بھی بیان نکرون تو عورت معلقہ کیطرح ادھر مین پڑی رہون یعنی
مجھے نہ تو کہنے مین چین ہی اور نہ چپ رہنے مین معلقہ اوس عورت کو کہتے
ہین کہ جسکا خاوند نتو اوسکو طلاق دے تا دوسرا خاوند کرے اور نہ اوسکے
کھانے کپڑے کی خبر لے گویا وہ عورت ادھر مین پڑ گئی نہ خاوند والی ہی
اور نہ بے خاوند والی قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِی کَلَیْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ
وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے

ملک تہامہ کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اوداسی ف: اس عورت کا
نام عمرہ اور اسکے باپ کا نام ابومہرومہ تھا اسنے اپنے خاوند کی تعریف
بیان کی ہی کہتی ہو کہ میرا خاوند معتدل مزاج اور بردبار و خلیق ہی اوسکی
ذات سے ہر کسیکو نفع پہونچتا ہی نہ کسی کو ڈراتا ہی اور نہ اوداس کرتا ہی جیسے
تہامہ کے ملک کی رات کہ نہایت معتدل ہوتی ہی نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد
تہامہ عرب مین اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ داخل ہی
وہانکی رات اعتدال مین مشہور ہی وہان کے لوگ سردی اور گرمی کی
تکلیف سے بے خوف ہین قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ پانچوین عورت نے کہا
کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتا ہوجاوے اور اگر باہر نکلے
تو شیر بنجاوے اور نہین پوچھتا ہی عہد توڑنے پر ف اس
عورت کا نام کبشہ اور اسکے باپ کا نام علقمہ تھا اسنے اپنے
خاوند کا حال ایسے لفظون سے بیان کیا ہی جنسے تعریف اور مذمت
دونون سمجھے جاتے ہین اگر تعریف مراد ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ میرا
خاوند گھر والون کے حق مین چیتے کی طرح نرم مزاج و حیادار و غافل
و بردبار ہی (چیتے کی نرمی اور غفلت اور حیا اور قلت شر
اور کثرت خواب مشہور ہی) اور باہر والون کے حق مین
شیر کیطرح دلیر و بہادر و سبکو دباتا ہی اور خود کسی سے نہین دبتا ہی
اور غایت سخاوت سے اوسکا مواخذہ نہین کرتا ہی گھر کے مال و اسباب کا

مصاحبت میں لیتا ہی تو اگر یہ مراد ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ میرا
خاوند نہایت پر شہوت و بے تمیز و جلد باز ہی جب گھر مین آتا ہی
تو چیتے کیطرح چڑھ بیٹھتا ہی جماع سے پہلے ملاعبت و مباشرت و ملامست
کی عادتین جو مردون مین ہوتی ہین ان سب سے وہ محض بے خبر ہی
اور جب باہر جاتا ہی تو شیر کیطرح لوگون کو ستاتا ہی ہر کسی پر ظلم
و ستم کرتا ہی اور گھر والون کے آرام و تکلیف کا حال کچھ نہین پوچھتا
ہی لیکن اکثر علماؤن نے اول مطلب کو اختیار کیا ہی یعنے تعریف
و مدح کی طرف جھکا یا ہی قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ
وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ
چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے
اور اگر پیئے تو کل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور
نہ میرے لحاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے
ف اس عورت کا نام ہند اور اسکے باپ کا نام اوس تھا اسنے
بھی اپنے خاوند کے عیبون کو کچھ صراحةً اور کچھ اشارةً بیان کیا ہی
کہتی ہی کہ میرا خاوند بیل کیطرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے
کے اور کچھ نہین جانتا ہی نہایت سنگدل ہی محبت و شفقت
اوسمین مطلق نہین ہی تا دکھ درد مین لحاف کے نیچے ہاتھ ڈال کر
میرے جسم کا حال دریافت کرے اور تسلی و تشفی دیوے اور یہ
جو کہا کہ جب لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اس جملے سے یہ اشارہ کیا ہی

کردہ باوجود اتنا کھانے پینے کے بھی نامرد و بے شہوت ہی میری طرف ہاتھ
نہین بڑھاتا ہی بلکہ اکیلا سونہ چھپا کر سویا کرتا ہی قَالَتِ السَّابِعَۃُ زَوْجِی غَیَایَاءُ اَوْ
عَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ کُلُّ دَاءٍ لَہٗ دَاءٌ شَجَّکِ اَوْ فَلَّکِ اَوْ جَمَعَ کُلًّا لَکِ ساتوین عورت
نے کہا کہ میرا خاوند بدکار و نہایت احمق ہی کہ کلام تک نہین کرنے جانتا ہی
سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے
یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مڑوڑے ف اس عورت کا نام
حُبَّی تھا اور اسکے باپ کا نام منقول نہین اسنے بھی اپنے خاوند کے عیبون کو
صاف صاف مختصر طور سے بیان کیا ہی کہتی ہی کہ میرا خاوند نہایت بدکار
و آوارہ روزگار ہی جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین اور ایسا بیوقوف
و نادان ہی کہ اوسکو بات بولنے کا بھی سلیقہ و شعور نہین ہی اور بڑا بے رحم
اور بہت غصہ ور ہی اگر تجھے مارے تو ہاتھ پاؤن سر سب توڑ پھوڑ ڈالے
تیرے حال پر اوسکو ذرا بھی ترس نہ آوے قَالَتِ الثَّامِنَۃُ زَوْجِی الْمَسُّ
مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند
چھونے مین جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو ف
اس عورت کا نام یاسر اور اسکے باپ کا نام اوس تھا اس نے اپنے
خاوند کی تعریف صرف دو جملون مین نہایت فصاحت و بلاغت
کے ساتھ بیان کی ہی کہتی ہی کہ میرا خاوند نازک بدن ہی جسم اوسکا
چھونے مین خرگوش کیطرح ملائم ہی اور نہایت پر تکلف و خوش
وضع ہی ہر وقت اوسکا بدن اور لباس عطر سے بسا ہوا رہتا ہی اوسکے بدن

اور لباس بھی زرنب کی سی خوشبو پھیلتی ہو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی اور اس تعریف مین یہ بھی اشارہ ہی کہ وہ ظاہر کا بھی اچھا ہی اور باطن کا بھی اچھا ہی یعنی نرم مزاج و حلیم و خوش خلق ہی لوگون سے ساتھہ نہایت نرمی سے پیش آتا ہی سختی و درشتی نہین کرتا ہی اور سخی و فیض رسان ہی ہر شخص کو اوسکی ذات سے فائدہ پہونچتا ہی جیسے زرنب کی خوشبو سے ہر کوئی فائدہ مند و محظوظ ہوتا ہی قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوجِی رَفِیعُ العِمَادِ طَوِیلُ النِّجَادِ عَظِیمُ الرَّمَادِ قَرِیبُ البَیتِ مِنَ النَّادِ نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا بڑی راکھ والا اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس و مسافر خانے سے

ف اس عورت کا نام حُبَّی تھا اور اسکے باپ کا نام منقول نہین اسنے بھی اپنے خاوند کی تعریف بیان کی ہی کہ میرا خاوند اپنی قوم کا سردار ہی اسی سبب سے اوسکا مکان بلند ہی تا مسافر و مہمان و حاجتمند دور سے دیکھکر اوسکے پاس پہونچین اور قریب ہی قوم کی نشست گاہ سے تا لوگ صلاح و مشورہ کے لیے باسانی اوسکے پاس آیا جایا کرین اور اوسکی تلوار کا پرتلا لنبا ہی یعنے وہ دراز قد ہی پست قد نہین ہی (لمبا پرتلا ہونا دلیل ہی دراز قد ہونے کی کیونکہ پست قد آدمی کی تلوار کا پرتلا دراز نہین ہو سکتا ہی چونکہ پست قد ہونا عیب ہی لہذا اوسکی درازی قد کو محل تعریف مین بیان کیا ہی) اور مسافر و مہمان نواز ہی اوسکا لنگر خانہ ہر وقت جاری رہتا ہی اسی سبب سے راکھ اوسکے باورچیخانے سے بہت نکلا کرتی ہی قَالَتِ العَاشِرَةُ زَوجِی مَالِکٌ

بیان نوین عورت کا

بیان دسوین عورت کا

وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین جب اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین

ف اس عورت کا نام کبیشہ اور اسکے باپ کا نام ارقم تھا اس نے اپنے خاوند کی سخاوت و فیاضی و مہمان نوازی کی تعریف صراحۃً بیان کی ہی اور باقی تعریف کی طرف اشارہ کر دیا ہی کہتی ہی کہ ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون مین ہر وقت بیٹھے رہتے ہین جنگل مین کم چرنے جاتے ہین تا وقت پر منگانے اور لانے کی نوبت نہ آوے اور جب اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین تو انکو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہی ضیافت مین راگ و رباجے کا معمول تھا اس وجہ سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُو زَرْعٍ فَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلا دئے اور چربی سے میرے دونون بازو بھر دئے اور مجھکو بہت خوش کیا

سو میری جان بت چین میں ہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین
پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ
اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا سو اوسکے پاس مین بات کرتی ہون
تو مجھکو برا نہین کہتا ہی اور سوتی ہوان تو فجر کر دیتی ہوان اور پیتی ہون تو
سیراب ہو جاتی ہون ف اس عورت کا نام عاتکہ اور اوسکے باپ کا
نام اکیمل تھا اور اسکی کنیت ام زرع تھی اسنے اپنے پہلے خاوند کی
اور اوسکے گھر والون کی تعریف و مدح نہایت تفصیل و صراحت سے بیان
کی ہی اور پچھلے خاوند کی بھی تعریف و توصیف کی ہی لیکن پہلے کو
پچھلے پر بہت چڑھا بڑھا دیا ہی کہتی ہی کہ مین نہایت ذلیل اور محتاج
کی بیٹی تھی میرے ماں باپ بھیڑ بکری والے تھے پہاڑ کے کنارے
رہا کرتے تھے سو پہلا خاوند میرا جسکا نام ابو زرع تھا اوسنے
مجھے باعزت اور مالدار بنایا ہر قسم کا زیور پہنایا اور طعام لطیف
و غذای نفیس کھلا کر مجھے موٹا کیا نہایت عیش و آرام مین رکھا گھر کا کام
کبھی مجھسے نہین لیا سوا ے کھانے پینے کے کوئی کام میرا نہ تھا
میری بات اوسکو بہت بھلی و پیاری لگتی تھی نہایت شوق سے
سنتا تھا اور کوئی بات پر میری خفا نہین ہوتا تھا اُمُّ اَبِی زَرْعٍ فَمَا اُمُّ
اَبِی زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ماں ابو زرع کی سو کیا خوب
ہی ماں ابو زرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ گھر ف
یہ تعریف اوسنے اپنی پہلی ساس کی کی ہی کہتی ہی کہ وہ بڑی انتظام کار

وسیع اور یہ گھر والون کے پہننے کے لیے طرح طرح کے نفیس کپڑے تیار کرکے بڑی بڑی گٹھریون مین رکھ دیتی ہی تا وقت حاجت بنانے کی انتظاری نرہے جو مانگے اوسکو فوراً اوسمین سے نکال کردیدے اور گھر اوسکا کشادہ ہی یعنے لڑکے بالے نوکر چاکر بہت ہین اور عزیز و اقارب مہمان مسافر برابر آتے جاتے رہتے ہین اسی لیے اوسنے اپنا گھر کشادہ بنایا ہی تا لوگ فراغت سے اوس مین رہین ابنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان اوسکو آسودہ کردیتا ہی حلوان کا ہاتھ ف یہ تعریف پہلے خاوند کے بیٹے کی کرتی ہی نہ معلوم کہ یہ لڑکا اسی عورت کا بیٹا تھا یا اسکی سوت کا لڑکا تھا بہرحال کہتی ہی کہ بیٹا اوسکا نازنین بدن ہی تھوڑی جگہ مین سوتا ہی اور کم خوراک ہی بکری کے بچے کی ایک ران مین آسودہ ہوجاتا ہی بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنے مان باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی اور اپنی سوت اور ہمسایہ والیونکی جلن ف یہ تعریف پہلے خاوند کے بیٹی کی کرتی ہی اسمین بھی وہی دو احتمال ہین یعنے یہ لڑکی اسی کی تھی یا اسکی سوت کی بہرکیف کہتی ہی کہ اوسکی بیٹی اپنے مان باپ کی تابعدار اور بدن کی موٹی ہی اپنے لباس مین سمیٹ آتی ہی (چونکہ اہل عرب فربہ و گداز عورت کو پسند اور لاغر و نازنین عورت کو ناپسند کرتے ہین اس لیے اوسکی موٹائی کو محل تعریف مین بیان کیا ہی) اور اپنے

خاوند کی پیاری ہی اوسواسطے اوسکی سوت ویسی سے جلتی ہی اور نہایت حسین
وخوش جمال ہی اس سبب سے ہمسایہ کی عورتین اوس سے حسد رکھتی ہین
جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا وَلَا
تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا وَلَا تَمْلَأُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا لونڈی ابوزرع کی
کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا
کھانا نہین لیجاتی اوٹھاکر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے **ف**
پہلے خاوند کی لونڈی کی یہ تعریف اوسنے کی ہی کہتی ہی کہ لونڈی اوسکی امانتدار
وخیرخواہ دکارگذار ہی چوری اور چغلخوری کی عادت اوسمین نہین ہی اور اوسکے مزاج مین
صفائی بہت ہی میل کچیل کوڑے سے گندے سے مکان کو آلودہ نہین رکھتی ہی
خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَاَةً مَّعَهَا وَلَدَانِ لَهَا
کَالْفَهْدَیْنِ یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَکَحَهَا ابوزرع
باہر نکلا جب کہ مشکوں مین دودھ مہا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو دیکھا
ایک عورت سے جسکے ساتھ دو لڑکے تھے چیتے جیسے وہ چیتے اوسکی گود مین
دو اناروں سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا اور اوس عورت
سے نکاح کیا **ف** پہلے خاوند کے طلاق دینے کا سبب بیان کرتی ہی کہ
کہتی ہی کہ وہ ایک روز گھر سے اوس وقت نکلا جسوقت دودھ کو مسکہ کر
مکھن نکالتے ہین سو ایک عورت پر وہ عاشق ہوگیا جسکی گود مین دو لڑکے
اوسکے دو انار سے کھیلتے تھے یعنی اوسکی دو پستان سے دودھ پیتے
تھے پس مجھکو طلاق دیکر اوس عورت سے نکاح کرلیا فَنَکَحْتُ بَعْدَهٗ رَجُلًا

سريًّا ركب شريًّا وأخذ خطيًّا وأراح عليّ نعمًا ثريًّا وأعطاني
من كل رائحة زوجًا وقال كلي أم زرع وميري أهلك قالت
فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع پھر مین نے
اوسکے بعد ایک سردار دوسے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوس نے
مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا
دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کہا اے ام زرع اور کہلا اپنے لوگون کو ام زرع سنے
کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا ہی تو ابو زرع کے چھوٹے
برتن کے برابر بھی نہ پہونچے ف اب دوسرے خاوند کی تعریف بیان
کرتی ہی اور پہلے خاوند کے عیش و آرام پر آہ و حسرت ظاہر کرتی ہی کہتی ہی کہ یہ
دوسرا خاوند جو میرا ہی اگرچہ اپنی قوم کا سردار ہی اور بڑا جوان مرد و بہادر
ہی اور بہت کچھ مال و متاع اس نے مجھے دیا ہی اور گھر کے سارے مال و
اسباب کا مالک و مختار بنا دیا ہی اور اجازت عام دی ہی کہ تو جس قدر چاہے
کہا اور اپنے کنبے کو کہلا پلا اوسے دلا لیکن اسکا احسان پہلے خاوند کے
احسان کے مقابل نہایت کمتر ہی قالت عائشة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كنت لك كأبي زرع لأم زرع رواه الشيخان
حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ قصہ بعد سنکر حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تیرے
حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق مین اس حدیث کو
بخاری اور مسلم دونے روایت کی ہی ف یعنی جب حضرت عائشہؓ نے
یہ قصہ گیارہ عورتون کا حضرت صلعم کے روبرو بیان کیا

تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا اور ایک روایت مین یہ استثنا بھی مروی ہے اِلَّا اَنَّہٗ طَلَّقَھَا وَاِنِّی لَا اُطَلِّقُکِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَاَنْتَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْ اَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ یعنے فرمایا حضرت صلعم نے کہ ابوزرع نے تو ام زرع کو پھر طلاق بھی دے دیا تھا لیکن مین تجھے طلاق نہ دونگا تب حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ پر میرے مان باپ قربان ہون جیسا ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین اوس سے بھی آپ بہتر ہین میرے حق مین **ف** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت نرمی و اخلاق جملہ ازواج مطہرات کے ساتھ جیسے کہ تھی اوسکا بیان اس مختصر مین نہین ہو سکتا ہے اگر لکھا جائے تو ایک دفتر ہو جائے لیکن چند حدیثین جنمین حضرت صلعم اور حضرت عائشہ کے حسن معاشرت اور خوش گذرانی اور آپس کی عنایت و مہربانی کا بیان ہے اور اس مقام کے ساتھ اونکو مناسبت تام اور تعلق خاص ہے لکھتا ہون سو جاننا چاہیے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ وَالْحَبَشَۃُ یَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِہٖ لِاَنْظُرَ اِلٰی لَعِبِھِمْ بَیْنَ اُذُنِہٖ وَعَاتِقِہٖ ثُمَّ یَقُوْمُ مِنْ اَجْلِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْحَدِیْثَۃِ السِّنِّ الْحَرِیْصَۃِ عَلَی اللَّھْوِ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ قسم اللہ کی

تحقیق دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے رہتے میرے حجرے
کے دروازے پر اور حبشی لوگ کھیلتے رہتے ہتھیارون سے مسجد مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپاتے تھے مجھے اپنی چادر مبارک سے
تاکہ دیکھون اونکا کھیل آپ کے کان اور مونڈھے کے درمیان سے
جھانک کر پھر کھڑے رہتے میری خاطر سے یہان تک کہ مین آپ ہی چلی
جاتی پس کر و اندازہ اوس لڑکی کے کھڑے رہنے کا کہ کم سن ہو حرص رکھتی ہو
تماشا دیکھنے پر اسکا مطلب یہ ہی کہ کم عمر لڑکیان تماشا دیکھنے پر نہایت حریص
ہوتی ہین اور دیر تک دیکھا کرتی ہین اور چونکہ مین بھی کم عمر تھی لہذا دیر تک
کھڑی رہتی تھی اور میری خاطر سے حضرت صلعم بھی کھڑے رہتے اس
حدیث سے حضرت صلعم کی محبت حضرت عائشہ کے ساتھ اور اونکی خاطر داری
نہایت درجہ کی ثابت ہوتی ہی اور ابوداود نے روایت کی ہی عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ
فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ
بِتِلْكَ السَّبْقَةِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ تحقیق وہ آنحضرت صلعم
کے ہمراہ ایک سفر مین تھین انھون نے کہا پس دوڑی مین آپ کے ساتھ
پھر آگے بڑھ گئی مین حضرت سے اپنے پانون پر پھر جب مین موٹی ہوگئی
تو دوڑی آپ کے ساتھ پس آپ مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے فرمایا کہ
یہ آگے نکل جانا بدلے اوس آگے بڑھجانے کے ہی کہ پہلے تو مجھ سے
آگے بڑھ گئی تھی یعنے اوسکا بدلا آج پورا ہوگیا اس حدیث سے ثابت ہوا

کہ حضرت صلعم حضرت عائشہ کے ساتھ نہایت خوش مزاج اور بے تکلف تھے

اور سنن ابو داود میں روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ

روایت ہی حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلعم تبوک یا حنین کی لڑائی سے اور حضرت عائشہؓ کی شہ نشین مین پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا پھر کھول دیا ایک کونا پردے کا گڑیون پر سے کہ تھین حضرت عائشہؓ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ کیا ہی ای عائشہؓ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ گڑیان میری ہین او دیکھا حضرت نے درمیان گڑیون کے ایک گھوڑا کہ اوسکے دو پر ہین کپڑے کے پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ کیا ہی جو دیکھتا ہون درمیان اونکے کہا گھوڑا ہی فرمایا اور یہ کیا ہی جو اوسپر ہی کہا دو پر ہین فرمایا (خوشطبعی کی راہ سے) کہ عجب گھوڑا ہی کہ اوسکے دو پر ہین کہا کیا آپ نے نہین سنا ہی کہ حضرت سلیمان کے گھوڑون کے پر تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ جواب سنکر آپ ہنسے یہان تک کہ دیکھ لی مین نے آپکی داڑھ اور صحیح بخاری و صحیح مسلم

[illegible]

مین روایت ہی عن عائشۃ قالت کنت ألعب بالبنات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم إذا دخل یتقمعن منہ فیسربہن إلی فیلعبن معی روایت
ہی حضرت عائشہ سے فرمایا کہ کھیلتی تھی مین گڑیون سے نبی صلعم کے پاس
اور تھین میری ہمجولیان کہ کھیلتین ساتھ میرے اور حضرت صلعم جب گھر
مین تشریف لاتے چھپ جاتین حضرت سے پھر بھیجتے آپ انکو میری طرف
پس کھیلتین ساتھ میرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو حضرت
عائشہ کی خاطرداری کا بڑا خیال و لحاظ تھا اور نسائی شریف مین روایت ہی
عن شریح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا سألتہا ہل تأکل المرأۃ مع زوجہا
وہی طامث قالت نعم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونی
فآکل معہ وأنا عارک وکان یأخذ العرق فیقسم علی فیہ فأعترق منہ
ثم أضعہ فیأخذہ فیعترق منہ ویضع فمہ حیث وضعت فمی من العرق
ویدعو بالشراب فیقسم علی فیہ قبل أن یشرب منہ فآخذہ فأشرب
منہ ثم أضعہ فیأخذہ فیشرب منہ ویضع فمہ حیث وضعت
فمی من القدح روایت ہی شریح سے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت
عائشہ سے پوچھا کہ آیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہی حیض کی
حالت مین فرمایا ہان کھا سکتی ہی مجھے رسول خدا صلعم کہ بلاتے مجھے پس
کھاتی مین آپکے ساتھ اور مین ہوتی حیض کی حالت مین اور آپ لیتے
ہڈی کو جسپر گوشت لگا ہوا پھر مجھے قسم دیتے اسکے کھانے کے لیے پس مین دانت سے

سنتے مین آئے ہین۔ اللہ تعالی مسلمانون کو اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے
آمین۔ الحمدللہ کہ امر ثانی کی حدیث کی شرح و بیان سے فراغت حاصل ہوئی
اب بیان بی بی کے حقوق اور آپس مین اچھا برتاؤ کرنے کی حدیثین جو
کتب صحاح مین وارد ہوئی ہین اور صحیح ہین لکھی جاتی ہین اسمین دو فصلین ہین
اور ایک خاتمہ۔ پہلی فصل بی بی کے حقوق کے بیان مین۔ دوسری فصل
خاوند کے حقوق کے بیان مین۔ خاتمہ عورتون کے عیبون کے بیان مین

پہلی فصل بی بی کے حقوق کے بیان مین

(١) چاہیے کہ سب سے پہلا حق بی بی کا خاوند پر یہ ہو کہ اوسکو علم دین بقدر
ضرورت سکھاوے یعنی احکام طہارت و حیض و نفاس و استحاضہ وغیرہ
اور مسائل [illegible] ضروری فرائض [illegible] یہ ہے کہ اگر سکھانے مین سستی کریگا
تو خود گنہگار ہوگا مشکوۃ شریف مین روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ طلب العلم
فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ترجمہ علم سیکھنا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور
ہر مسلمان عورت پر اور ظاہر ہے کہ عورت کی تعلیم و تربیت مرد کی سعی و کوشش پر
موقوف ہے اور عورت بیچاری مشغول ہے گیا ایک عورت کے سبب سے چار مرد قیامت
میں پکڑے جاوینگے ایک خاوند دوسرا بیٹا تیسرا باپ چوتھا بھائی پس جو فساد
دین و دنیا کا اوسی سے ہوتا ہے [illegible] آپ علم دین پڑھنے سننے مین غافل ہو کر
پڑھانے سنانے مین بے خبر ہو [illegible] دین و دنیا کی بھلائی و برائی کو نہ معلوم کرین
تہذیب النسوان مین ہے کہ یہ جو بیٹھے نادان اور احمق خیال کرتے ہین

کہ عورتین [illegible] لکھنے سے [illegible] ہی اور بدکار ہو جاتی ہین انکو پڑھانا لکھانا
نہ چاہیے سو یہ گمان غلط بیجا ہو اسواسطے کہ جن عورتون نے علم حاصل کیا اور
لکھنے پڑھنے مین دل لگایا اکثر ایسی ہی عورتین خوف خدا سے باحیا اور باعصمت
رہین اور دنیا مین مردون کے مثل نامور اور مشہور ہوئین اور انکا نام کئین بیان
ہندوستان مین بعض شاہزادیون اور امیرزادیونکو دیکھو کیسی لکھی پڑھی تہین
کہ آجتک اونکی تصنیف کی ہوئی کتابین موجود ہین اور انکی عفت و عصمت
بہی زمانے مین مشہور و معروف ہے انکے سوا اور ملکونمین دیکھو تو کیسی کیسی علم
قابلیت عصمت و عفت والی عورتین گذری ہین جیسے زبیدہ خاتون خلیفہ
ہارون رشید کی بی بی کہ کیسی علم و فضل والی تہین اور آنحضرت صلعم کے عہد شریف
مین صحابہ کی بیبیان کیسی عالم و متقی و دیندار تہین اور بہت سی عورتین ہی ہوئی ہین
کہ جن کے حالات و قصص کی علما نے کتابین تصنیف کی ہین اور ان مین انکے
تقوے و پرہیزگاری اور علم و ہنر کی کیفیت بخوبی لکھی ہے اگر انصاف سے دیکھو تو

کہ قرآن شریف مع ترجمہ اور اردو کتابین مسائل اور عقائد کی چھپی ہوئی پڑھاوین
تاکہ وہ اپنے دین و ایمان کے ضروری احکام مثل نماز روزے زکوۃ حج وغیرہ
سے واقف اور خبردار ہوجاوین اور عقیدے اونکے درست اور صحیح ہوجاوین
اور جو باعث کفر اور شرک سے بچکر عذاب دائمی آخرت سے محفوظ رہین —
اور حق ہی مرد پر یہ کہ اپنی بی بی اور بچون اور سارے گھر والون کو شرک اور کفر
اور بدعت اور تمام گناہ کے کامون سے باز رکھے اور فرض واجب ادا کرنے
کی سخت تاکید کرے اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ
وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا ترجمہ ای ایمان والو بچاؤ اپنی جانون کو اور اپنے گھر والونکو
دوزخ کی آگ سے - اور خاوند پر حق ہی کہ اپنی حیثیت کے موافق بی بی کو کھانا
کپڑا دے ایسا نکرے کہ خود کھاوے پہنے اور اوسکی کچھ خبر نہ لے ابو داود
اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعٰوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْھَا
اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ ترجمہ
حکیم بن معویہ قشیری اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اونھون نے کہا
کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا حق ہی ہم مین سے ایک شخص کی بی بی کا
اوسپر آپ نے فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اوسکو جب خود کھاوے اور پہناوے اوسکو
جب خود پہنے اور نہ مارا اوسکے مونہہ پر (یعنے جب بدکاری اوس سے ظاہر ہو
یا فرائض کو چھوڑ دے تو اوسکے مونہہ پر نہ مارے اور کسی جگہ مارے تو مضایقہ
نہیں اس لیے کہ مونہہ پر مارنا ممنوع ہی) اور اوسکے فعل کو برائی کی طرف

نہ اوبجھا کرے بلکہ اکثر طرح دیتا رہے کیونکہ اکثر عورتون کے مزاج مین
غصہ اور جہالت بہت ہوتی ہے مرد بھی اگر اونکے ساتھ بدمزاجی کرے تو کجی کی وجہ
سے جو اونکی خلقت مین ہے بہت جلد برائی کیطرف مائل ہو جاتی ہین اور اونکے
دل مین کینہ اور دشمنی بیٹھ جاتی ہے اسی سبب سے باہم اتفاق نہین رہتا ہے
پھر بدرفت مین گھر کی بربادی و تباہی ہوتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف
سے ثابت ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ
شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ
اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اونھون نے کہا
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قبول کرو عورتون کے حق مین وصیت بھلائی کی
اسلیے کہ بیشک عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے اور وہ ٹیڑھی ہوتی ہے اور
بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے جو تو چاہے اوسکا سیدھا کرنا تو توڑیگا
اوسکو اور اگر چھوڑ دے اوسکو اپنے حال پر ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی پس قبول کرو وصیت
عورتون کے حق مین اس حدیث کا مطلب یہ کہ حضرت حوا جو سب عورتون سے پہلے ... کی اماں جان ہین
آدم علیہ السلام کے اوپر کی پسلی سے پیدا ہوئی ہین تو عورت کی اصل پسلی ہے ... پسلی کا بالکل
سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بالکل آراستہ ہونا اور ... سب ...
کیونکہ عورتین اصل خلقت مین ہی اعمال اور کچھ اخلاق ... ہوتی ہین ... اگر
چاہین کہ اچھی طرح اونکو سیدھا کرین اور ہر بات مین اپنی طبیعت کے موافق
کر لین تو یہ ممکن نہین اسلیے کہ اونکی درستی مین اگر زیادہ درشتی کیجاوے

تو طلاق کی نوبت پہنچنے کی اسواسطے حضرت صلعم نے اونکے حق مین اپنی
امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہو کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی
بد مزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال سے چلے نہ اوس سے بالکل
غافل ہو جاوے کہ نا ہموار و بد اطوار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے
کہ زندگی تلخ ہو جاوے اور آخر کو طلاق دینے کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ
مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک
فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے ہان دنیا
کے کامون مین بہت غضب و غصہ اون پر نہ کیا کرین بلکہ اکثر اون کے ساتھ
خوش خلقی اور نرمی اور دلجوئی سے پیش آوین اور ہر امر مین کج خلقی اور ترش روئی
اور بد مزاجی نہ کیا کرین مسلم شریف مین ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ ترجمہ دشمنی نہ رکھے مرد ایماندار
عورت ایماندار سے اسواسطے کہ اگر ناخوش رکھے گا اوسکے ایک فعل و خو کو تو خوش رکھے گا
اوسکے دوسرے فعل و خو کو اس لیے کہ آدمی کے تمام اخلاق و افعال
برے نہین ہوتے اگر بعضے برے ہوتے ہین تو بعضے اچھے بھی ہوتے
ہین پس اوسکے افعال و اخلاق نیک پر نظر کرے اور اوس سے راضی رہے
اور اوسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے۔ دیکھو آنحضرت صلعم اپنے ازواج
مطہرات کے ساتھ کیسا عمدہ برتاؤ فرماتے تھے اور کس قدر اونکی باتو نکی
برداشت کرتے تھے اس بات مین بہت سی حدیثین صحاح کی کتابون مین
وارد ہین ایک اونمین سے یہ حدیث ہی جو صحیح بخاری مین مذکور ہی عن انس

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ فِيهِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا او نہون نے کہ تھے نبی صلعم اپنی کسی بی بی کے پاس پس اور کسی بی بی نے ایک رکابی مین کھانا بھیجا تو جن بی بی کے گھر مین آپ تشریف رکھتے تھے اونہون نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو رکابی اوسکے ہاتھ سے گر کے ٹوٹ گئی نبی صلعم نے اوسکے ٹکڑے جمع کیے پھر اٹھا کرنے لگے اون ٹکڑون مین اوس کھانے کو جو اوس رکابی مین تھا اور کہتے تھے تمھاری مان نے غیرت کی پھر خادم کو روک رکھا یہان تک کہ لائی گئی رکابی اون بی بی کے پاس سے جنکے گھر مین آپ تھے پھر سالم رکابی اون بی بی کے پاس بھیجدی جن کی رکابی ٹوٹ گئی تھی اور ٹوٹی رکابی کو اون بی بی کے گھر مین رہنے دیا جنکے گھر مین وہ ٹوٹی تھی۔ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ اپنی بی بیون کے ساتھ کس طرح حلم سے پیش آتے تھے اور کسقدر اونکی باتونکا تحمل فرماتے تھے اس لیے مسلمانون کو چاہیے

کہ اپنی بی بیون کے ساتھ نہایت خلق اور بردباری سے زندگی بسر کرین اور ہنسی
دل لگی اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آیا کرین تاکہ بی بیان اون سے راضی
اور خوش رہین اور حدیث شریف سے بھی اسکی اجازت معلوم ہوتی ہے جیسا کہ
ابوداؤد نے روایت کی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ
فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ ترجمہ روایت
ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ بیشک وہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ ایک سفر مین تھین
اونھون نے کہا پس دوڑی مین آپ کے ساتھ پس آگے بڑھ گئی مین آپ
سے اپنے پاؤن پر پھر جب مین موٹی ہوگئی تو دوڑی آپ کے ساتھ
پس آپ مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا آگے بڑھجانا بدلے اوس
آگے نکل جانے کے ہے کہ پہلے تو مجھ سے آگے بڑھ گئی تھی پس اس حدیث شریف
سے بھی آنحضرت صلعم کا حسن خلق اور مہربانی کرنا اپنی بی بیون پر صاف ظاہر
ہے غرض کہ ان حدیثون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو امور خلاف شرع نہون اور
اونمین کسی طرح کی رسوائی اور بدنامی اور گناہ عائد نہوتا ہو ایسی باتون مین اونکی
کی خوشی کو مقدم جانین اور جہان تک ممکن ہو اپنی بی بیون کو خوش و خرم
اور راحت و آرام کے ساتھ رکھین اور زندگی بھر نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ
برتاؤ کیا کرین تاکہ روز بروز آپس مین محبت و الفت بڑھتی رہے اور کسی طرح کی
رنجش و بدلطفی درمیان مین نہ آوے اور دونون کی زندگی آرام و چین سے
بسر ہوجاوے۔ اور جس شخص کے نکاح مین دو یا تین خواہ چار آزاد عورتین ہون

اوسکو چاہیے کہ اپنی بی بیونکی باری وغیرہ کے حقوق مین برابری کرے یعنے
اون کے گھرون مین رات کو باری باری سے رہے کسی کے گھر زیادہ اور کسی کے
یہان کم نہ رہے اگر اونکی رعایت مین کچھ فرق کریگا تو قیامت کے دن اوسکا بدن
ٹیڑھا ہوگا جیسا کہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت
صلعم نے اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَشِقُّهُ سَاقِطٌ ترجمہ جب ایک مرد کے پاس دو بی بیان ہون پھر انصاف
نکرے درمیان اونکے تو آویگا قیامت کے دن اس حالت سے کہ آدھا دھڑ
اوسکا گرا ہوگا ہان اگر کوئی بی بی خوشی سے اپنی باری کی رات معاف کردے
تو پھر مرد کو اختیار ہے چاہے جس بی بی کے گھر رہے باری معاف کرنیوالی
کے پاس نہ رہنے سے گنہگار نہوگا جیسا کہ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے اِنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ
مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ
يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ ترجمہ حضرت سودہ جب بوڑھی ہوگئین تو کہا اے رسول اللہ
صلعم تحقیق کیا مین نے اپنا دن آپکی باری کا عائشہ کو پھر رسول اللہ صلعم باری کرتے
تھے عائشہ کی دو دن انکا ایک دن اور ایک دن حضرت سودہ کا اور جاننا چاہیے
کہ باری کے برتاو مین صرف رات کا رہنا شرط ہے دنکو جہان جی چاہے
وہان رہے اور جس بی بی کے گھر رات کو رہے اوس سے صحبت کرنا بھی
باری مین داخل نہین یعنے صحبت نکرنے سے اس مرد پر کچھ گناہ نہین مگر ان بغیر عذر
شرعی یا وجود خواہش طرفین اگر صحبت کرنا ہمیشہ یا مدت تک چھوڑ دے تو بیشک

گنهگار ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ محبت و رغبت و مباشرت و مجامعت مین برابری ضرور نہین ہی کیونکہ طبیعت کی رغبت اور دل کے میلان مین آدمی بالکل بے اختیار و مجبور ہی کسی کے ساتھہ زیادہ ہوتی ہی اور کسی کے ساتھہ کم چنانچہ اس مضمون کی حدیث جامع ترمذی اور ابو داود نسائی اور ابن ماجہ مین وی ہی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ بَیْنَ نِسَائِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ
ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم باری کرتے تھے اپنی بی بیون کے درمیان پھر برابری کرتے درمیان اونکے اور فرماتے یا الٰہی یہ میری تقسیم ہی جسکا اختیار رکھتا ہون پس ملامت نکر اوسمین کہ تو ہی اوسکا مالک ہی اور مین نہین یعنے باری مقرر کرنے کا اور رکھانا کپڑا دینے کا مین مالک ہون اس مین برابری کرتا ہون لیکن دلی رغبت اور قلبی محبت کا مالک مین نہین ہون بلکہ تو اسکا مالک ہی اس مین برابری نہین کرسکتا ہون کسی کے ساتھہ زیادہ محبت ہی کسی سے کم پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برابری باری وغیرہ کی حقوق مین چاہیے نہ دلی محبت و قلبی رغبت و مباشرت و مجامعت مین

دوسری فصل خاوند کے حقوق کے بیان مین

ایماندار عورتون پر واجب ہی کہ شرعی کامون مین اپنے خاوندون کی نہایت اطاعت و تابعداری کرین اور اونکو خوب راضی رکھین جہانتک ہوسکے اونکی ناخوشی اور خلاف مرضی باتون سے بچین اسلیے کہ خدا و رسول کے

فرمان برداری کے بعد عورت کو خاوند ہی کی تابعداری کا حکم ہے اس باب
مین اگرچہ بہت حدیثین وارد ہوئی ہین مگر تھوڑی سی اس جگہ لکھی جاتی ہین
ترمذی شریف مین ہی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ
لِزَوْجِهَا ترجمہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر مین کسی کو
حکم کرتا سوا سے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنے کا تو بیشک عورت کو حکم کرتا
کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے یعنے سواے پاک پروردگار کے کسی کے
لیے سجدہ کرنا درست نہین اگر کسی کے لیے درست ہوتا تو مین عورتون کو
حکم کرتا کہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین کیونکہ عورت پر مرد کا بہت بڑا حق ہے
اور ترمذی نے روایت کی ہی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ
دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ترجمہ حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ جو عورت مرجاوے اور اوسکا خاوند اوس سے راضی ہو وہ عورت جنت
مین جاوے گی - اور مشکوۃ شریف مین ہی عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ
اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہی انھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ جب عورت اپنی پانچون نمازین پڑھے اور پورے مہینے کے روزے
رکھے اور اپنی شرمگاہ کو روکے یعنے حرام کاری سے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری

کرے لعنت کے جس عورت سے بہت پاب داخل ہو روایت کیا اسکو
ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں اور صحیح بخاری و مسلم میں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ
فابت فبات غضبان لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح ترجمہ ابو ہریرہ رضی
روایت ہی اونھوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جب مرد اپنی بی بی
کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے اور وہ بغیر عذر شرعی انکار کرے اور خاوند
خفا ہوکر سو رہے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہین
اور ترمذی کی روایت میں ہے عن طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتاتہ وان کانت
علی التنور ترجمہ طلق بن علی کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب
مرد بلاوے اپنی بی بی کو اپنی حاجت یعنی جماع کے لیے تو چاہیے کہ اوسکے
پاس آوے اگرچہ تنور پر ہو یعنی اگرچہ ضروری کام مین مشغول ہو اور جسکے
برباد ہونے کا بھی خوف ہو جیسے روٹی پکاتی ہو تنور پر تب بھی اوس کام کو
چھوڑکر جلد اوسکے پاس حاضر ہو جائے۔ اور عورت پر لازم ہی کہ گھر سے بغیر
اجازت شوہر باہر نہ نکلے خطیب نے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے
ایما امرأۃ خرجت عن بیتہا بغیر اذن زوجہا کانت فی سخط اللہ
حتی ترجع الی بیتہا او یرضی عنہا زوجہا ترجمہ جو عورت بے حکم
شوہر اپنے گھر سے باہر نکلے وہ اللہ تعالی کے غضب و غصہ مین پڑجاتی ہے
یہان تک کہ وہ پھر آوے اپنے گھر اور راضی ہو جاوے اوس سے اوسکا شوہر

پس ان سب حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندوں کے حق بی بیوں پر بہت
بہت ہیں اور اونکی رضامندی اللہ و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے
اور اونکو ناراض رکھنا اور اونکی اطاعت نکرنا جنت کو مفت ہاتھ سے
دینا اور خدا و رسول کی خفگی میں گرفتار ہونا ہے لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت
و تابعداری جبھی تک ہے کہ شریعت کے خلاف نہو اور جب بری بات خلاف شرع
کرنے کے کہے تو ہرگز اوسکی تابعداری نکرے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری
کو اوسکی تابعداری پر مقدم سمجھے حدیث صحیح میں وارد ہے لَا طَاعَةَ
لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں
خدا تعالی کے گناہ میں ۔ اور عورت پر واجب ہے کہ خاوند کے مال و اسباب کی
حفاظت کرے بغیر اجازت اوسکی کوئی چیز اپنے یا بیگانے کو نہ دے بخاری اور
مسلم نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ
زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت نگہبان ہے اپنے
خاوند کے گھر پر اور اوسکے فرزند پر اور وہ قیامت میں پوچھی جاویگی
خاوند و فرزند کے حق سے یعنی اوس سے پوچھا جاویگا کہ تونے اپنے خاوند
و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر پان کھانے پینے کی چیزیں محتاج و سائل
و قرابت والوں کو موافق دستور کے بغیر اجازت شوہر کے بھی دے سکتی ہے
اور اس صورت میں اوسکو نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم میں ذکر فرمایا
حضرت صلعم نے اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ
فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ ترجمہ جب خرچ کرتی ہے عورت اپنے خاوند کی کمائی

بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو ملتا ہے آدھا ثواب اور اگر خاوند کی اجازت سے
خرچ کرے گی تو پورا ثواب پاویگی جیسا کہ صحیحین کی حدیث سے مفہوم ہوتا ہے
اور جس عورت کا خاوند بخیل اور تنگ دل ہو کھانا کپڑا خرچ ضروری کے دینے
مین تنگی او کنجوسی کرتا ہو تو اوس عورت کو جائز ہے کہ بقدر حاجت و ضرورت
اوسکے روپے پیسے وغیرہ مین سے بغیر اطلاع اوسکے خفیۃً سے لیا کرے
اس امر کی اجازت حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے جیسا کہ بخاری اور
مسلم نے روایت کی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ
عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ
مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ
مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ عتبہ
کی بیٹی ہندہ نے کہا کہ یا رسول اللہ بیشک ابو سفیان بخیل مرد ہے اور نہین دیتا
مجھے جو بس کرے مجھے اور میری اولاد کو مگر جو لیا مین نے اوسکے انجان پنے
مین سو فرمایا لے جتنا کفایت کرے تجھے اور تیری اولاد کو موافق دستور کے
اور عورتون کو چاہیے کہ شوہرون کے احسان و نعمتون کی ناشکری نکرین
کسی وقت مین تکلیف و تنگی دیکھکر تمام عمر کے آرام و راحت کو بھول نجاوین
بلکہ ہر حال مین خاوند کی شکر گذار رہین ترمذی شریف مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے
رَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ
بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ اِنْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ
ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ دیکھی مینے دوزخ مین

عورتون کو دیکھا صحابیون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس وجہ سے یہ
عورتین دوزخ مین زیادہ جاوینگی فرمایا بسبب اپنے کفر کے عرض کیا
کیا کہ کیا خدا کا کفر کرتی ہین فرمایا نہین شوہر کا کفران نعمت کرتی ہین اور
احسان کرنے والے کی ناشکری کرتی ہین یہانتک کہ اگر تو انمین سے کسی کے
ساتھہ ہمیشہ نیکی کرے پھر تجھسے کچھہ برائی دیکھے تو اوسی وقت کہے کہ مین نے
تجھسے بجز برائی کے کبھی نیکی نہین دیکھی

خاتمہ عورتون کے عیبون کے بیان مین

بعض اہل تجربہ لکھتے ہین کہ عورتون مین چند برائیان ہین اگر انکو چھوڑ دین
تو ولی ہو جائین اور دوزخ سے نجات پاوین وہ یہ ہین ۱ پہلی برائی یہ کہ شوہر
کا شکر نہین کرتی ہین اگر تمام عمر شوہر انکو نعمت مین رکھے اور ایک مرتبہ
اپنی خواہش کے موافق نہ پاوین قسم کھا کر کہتی ہین کہ مین نے تجھسے کبھی
راحت نہین پائی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو بندے کا شکر گذار نہین وہ خدا کا بھی شکر گذار نہین
پس کفران نعمت کے سبب سے دوزخ مین جاوینگی ۲ دوسری برائی
یہ ہے کہ اگر کسی مرض یا بلا مین مبتلا ہوتی ہین صبر نہین کرتی ہین بلکہ اسقدر جزع
اور فزع کرتی ہین کہ کلمات کفر کے انکی زبان سے جاری ہوتے ہین ۳ تیسری
برائی یہ ہے کہ اگر شوہر کوئی بات پوشیدہ رکھکے منع کردے کہ کسی سے نہ کہنا
جب تک اوسکو نہ کہلین خاطر جمع انکی نہو اس لیئے کہ ناقصات عقل ہین
اور کم حوصلہ اور یہ خصلت انکی خلقی ہے ۴ چوتھی برائی یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت

شوہر سے طلب کرتی ہین اسقدر اوسکو عاجز و تنگ کرتی ہین کہ نہایت پریشان
ہوجاتا ہی جب تک اونکی حاجت نہین برآتی ہی قرار نہین لیتی ہین اور اکثر اونکا شوہر
مضطرب ہوکر مرتکب ناشروع کام کا ہوجاتا ہی ۵ پانچوین برائی یہ ہی کہ شوہر
اور اولاد کو غصے کی حالت مین گالیان بہت دیتی ہین اور کوستی ہین ۶ چھٹی
برائی یہ ہی کہ جو حاجت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہین اگر وہ حاجت روا نہوئی
تو عورتون سے شوہر کی شکایت کرتی ہین ۷ ساتوین برائی یہ کہ بہت چیز ملے
اوسکو حقیر کرکے بیان کرتی ہین یعنے اگر شوہر بہت کچھ دیتا ہی تو بھی اوسکو کہتی ہین
کہ ہمکو کیا دیا کچھ نہین دیا ۸ آٹھوین برائی یہ ہی کہ جو چیز حد سے زیادہ اوسکے دینے
مین بھی بخل کرتی ہین جسطرح کھانا وغیرہ کہ سڑ جاوے گا ستی کرتی ہین اور تلف
ہو ڈالتی ہین یہ بات بھی عورتون مین جبلی و خلقی ہی ۹ نوین برائی یہ ہی کہ آپس مین جب
بیٹھتی ہین بجز شکایت و حکایت دنیا کے کوئی بات نیک نہین کرتی ہین غیبت
بہت کرتی ہین اور غیبت اوسے کہتے ہین کہ پیٹھ پیچھے کسی کا
وہ عیب بیان کرنا جو اوس شخص مین موجود ہی اور اگر ایسے
عیب کو بیان کیا جو اوس شخص مین نہین ہی تو اسکو افترا اور بہتان
کہتے ہین اگرچہ غیبت کی عادت مردون مین بھی ہی لیکن عورتون مین حد سے زیادہ
ہی اور غیبت نہایت بد چیز ہی حدیث شریف مین وارد ہی اَلْغِیبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
یعنے غیبت زنا سے بدتر ہی ۱۰ دسوین برائی یہ ہی کہ جھوٹھ بہت بولتی ہین اگرچہ
مرد بھی جھوٹھ بولتے ہین مگر عورتین حد سے زیادہ جھوٹھ بولتی ہین یہان تک کہ اگر
لڑکے کو دودھ پلانا منظور نہین ہوتا ہی اور وہ روتا ہی تو اوسکی تسلی کے لیے

کہتی ہین کہ آ تجھکو چیز دین جب وہ آتا ہی تو اوسکو بہلا دیتی ہین اور اسکو جھوٹھہ
سمجھتی ہین مگر اونکے نامۂ اعمال مین دروغ لکھا جاتا ہی سنن ابو داود مین
وارد ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَعَدْتَهُ شَيْئًا ثُمَّ
لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَ اِلَيْكَ كِذْبَةٌ یعنی آگاہ ہو کہ اگر تو کسی سے کوئی چیز کا
وعدہ کرے پھر اوسکو کچھ نہ دے تو تیرے نامۂ اعمال مین جھوٹھہ لکھا جائیگا الا
گیارھوین برائی یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرنے اور فریب دینے مین اوستاد ہوتی ہین
چنانچہ تواریخ و قصص کی کتابون مین انکے مکر و فریب کا حال اہل علم نے بتفصیل
بیان کیا ہی اور اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ یعنی تمھارا
مکر بڑا ہی لیکن یہ عیب سب عورتون مین نہین ہوتا ہی بلکہ اکثر عورتین باعصمت و عفت
ہوتی ہین مکر اور فریب کا نام تک نہین جانتی ہین اور بعض مکار عورتین جنات
و پریون کے آسیب کا مکر پھیلاتی ہین چارزانو بیٹھکر جھومتی اور سر دھنتی
ہین اور عجیب و غریب باتین مکر آمیز بولتی ہین پھر تو اونکے عزیز و اقارب کی
کارروائیان اور تدبیرین قابل دید و شنید ہوتی ہین کبھی تو جھاڑنے پھونکنے
والون کو بلاتے ہین اور کبھی جا ماروان کو لے آتے ہین اور کبھی بزرگون کی قبرون پر
لیجا کر مجاورون کے حوالے کرتے ہین پھر وہ مکر اور فریب کے بازار چلاتے ہین قبرون
کی خاک و پھول چٹاتے ہین اور اس ذریعہ سے بہت کچھ نقد و مال کھینچتے ہین خواجہ
بہار اور مینر اور کچھوچھہ وغیرہ مین خاص اسیکا میلا لگتا ہی دور دور سے مرد و زن
آتے ہین اور اپنا دین و ایمان دیجاتے ہین اور کبھی اوس عورت کو بلاتے ہین
جو اس کام مین مشاق اور مشہور ہوتی ہی اور پیرائن بی بی کہلاتی ہی لیجاتے دکھلاتے

نہا دھو عطر و خوشبو لگا نہایت تکلف سے قبلہ رخ بیٹھتی ہو اور مراسنون کے
راگ و باجے پر مست ہو کر بہت کچھ جھومتی اور سر دھنتی ہو اور اوس عورت
کو بھی اپنے ڈھب پر کر لیتی ہی اور اوسکی زبان سے کہلا دیتی ہی کہ مجھ پر فلان
فلان پیر و شہید آتے ہین پھر تو عورتین ناقص العقل اوسکے سامنے سجدہ
کرتی ہین اور منتین مانتی ہین تب وہ مثلاً سر اوٹھا کر کسی کو تسلی دیتی ہی
اور کہتی ہی کہ جا تیری مراد پوری ہو جائیگی اور کسی پر خفا ہوتی ہی اور ملیدا اور
کھچڑا اور مالیدہ وغیرہ کی فرمائش کرتی ہی اور دھمکاتی ہی کہ اگر تو واسطے روز
تین نہ دیگی تو تیرا بیٹا یا خاوند مر جائیگا۔ پھر وہ عورت ان بیہودون کے بڑی
دھوم دھام سے اوس منت کو پورا کرتی ہی ایسی مکر و فریب والی عورتون سے
مسلمانون کو بچا چاہیے

تنبیہ جاننا چاہیے کہ جنات و پریون کے
آسیب کا مکر و حیلہ چند اغراض نفسانی کے حصول کے لیے اکثر جوان عورتین
بیوہ اور بے خاوند والیان کیا کرتی ہین پھر بعض عورتین تو اس ذریعے سے
منزل مقصود تک پہونچ کر فائز مرام ہو جاتی ہین اور بعض جو محروم و ناکام
رہ جاتی ہین تو پھر بتقاضاے جوانی و خواہش نفسانی ننگ و ناموس کو
بالاے طاق رکھکر ہمراہ بے غیرتی و بے شرمی کمر باندھکر وہ کام کر گذرتی
ہین کہ اپنے خاندان کی عزت و شرافت کو خاک مین ملا دیتی ہین اور جب
حکام کے اجلاس تک جانے کی نوبت آتی ہی تو بے باک و بے حجاب
ہو کر سارا ماجرا و سرگذشت اپنا بیان کرکے اپنے آشنا کا ہاتھ پکڑ اوسکے
ہمراہ ہو جاتی ہین پھر اوس وقت اونکے عزیز و اقارب سے بجز منہ چھپانے

جنات کے آسیب کا مکر

مرجھانے کے کوئی تدبیر بن نہین آتی ہی خصوصًا اس صوبۂ بہار کے
دیہات و قصبات و بلاد مین اس فقیر نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بڑے بڑے
و گرامی و عالی خاندان جنکو اپنے حسب و نسب و شرافت پر بڑا گھمنڈ تھا
اونکی بیٹیان اور بہوین عین عالم شباب مین بیوہ ہو گئین تو علمای دیندار
ستان نیک کردار نے اونکو سمجھایا کہ کفار کے رسم و رواج کا خیال چھوڑ
خدا و رسول کے تابعدار بنو یعنی بخوشی و رضا ان بے چاریون کا نکاح ثانی
لیکن چونکہ اون سنگدلون کو رسوم کفار پر افتخار اور سنت نبوی سے انکار
تھا لہذا اونکے خیال خام مین یہ پند سودمند نہ آیا کچھ چند دنون کے بعد
انھین عورتون کے طفیل سے اون سب جیون نے اسقدر رسوائی اور
بیدینی اوٹھائی کہ اوسکے بیان کرنے مین غیرت و شرم آتی ہی پس ایمان
ن پر لازم و واجب ہی کہ بیوہ عورتونکا نکاح ثانی ضرور کر دین ورنہ دنیا کی سوا
آخرت کی ذلت و خواری مین گرفتار ہونگے۔ اگرچہ نکاح ثانی کی ترغیب
مین علمانے متعدد رسائل نظم و نثر مین لکھے ہین لیکن عالیجناب
جناب نواب شاہجہان بیگم والیہ بھوپال دام ملکہا کی تقریر دل پذیر اس باب
مین بے نظیر ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ جس طرح اللہ تعالی نے نماز روزہ
زکوۃ وغیرہ کے احکام قرآن شریف مین سب مسلمانون کے لیے مقرر
کیے ہین اسیطرح بیوہ عورتون اور طلاق والیون کے نکاح کر دینے کا
حکم بھی اپنی کتاب مجید مین بیان فرمایا ہی جیسا کہ دوسرے پارے کے چودھوین
رکوع مین ارشاد ہوا ہی کہ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ اور جب طلاق دی تم نے عورتون کو پھر پہنچ چکین
اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اون کو کہ نکاح کر لین وہ اپنے خاوندون سے
جب راضی ہو جاوین آپس مین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہی اوسکو جو کوئی
تم مین یقین رکھتا ہی اللہ پر اور پچھلے دن پر اس مین سنوار زیادہ ہی تم کو اور
ستھرائی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے۔ پس اس آیت کریمہ سے ثابت
ہوتا ہی کہ جب عورت کو طلاق ہو جاوے تو اوسکو تین حیض یا تین ماہ کے بعد
(ایسی مدت شارع نے طلاق والی کے لیے معین کی ہی) اپنے نکاح ثانی
کر لینے کا اختیار ہی کسی وارث کو اوسکا منع کرنا نہین پہونچتا کیونکہ اللہ تعالی نے
عورتون کے اولیا کو صاف یہ حکم دیا ہی کہ جو عورت نکاح ثانی کرنا چاہے
اوسکو نہ روکو بلکہ اونکو رغبت دلائی ہی کہ نکاح ثانی کر دینے مین تمھارے
لیے بہت سنوار اور نہایت ستھرائی ہی اور ایک طرح کی تنبیہ بھی فرمائی یعنی
یون ارشاد کیا کہ یہ حکم اوسکے لیے ہی جو اللہ پر اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہی
اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس حکم کو نہ مانے اور اوسپر عمل نہ کرے بلکہ اسکو ننگ و عار
سمجھے تو وہ شخص منافق ہی سچا مسلمان نہین اور اسی رکوع مین نکاح ثانی
کے باب مین یہ آیت بھی وارد ہوئی ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ترجمہ جو لوگ مر جاوین

تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار دلوین اپنی جانونکو چار مہینے
دس دن کا پھر جب پہونچ چکین وہ اپنی عدت کو تو تم پر گناہ نہین جو وہ کرین اپنے حق مین
موافق دستور کے اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہی پس اس آیت شریف سے بھی معلوم ہوا
کہ بیوہ عورت کو اوسکی عدت گذرنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہی اور اوسکے
وارثان مین سے (بیٹے کے ہون یا سسرال کے) کسی کو ممانعت نکاح کی نہین پہونچتی
اور اٹھارھوین پارے سورہ نور کے چوتھے رکوع مین صراحت سے ارشاد فرمایا
ہی وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ
يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ اور بیاہ دو بیوہ رانڈون اپنے اندر
اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی
کر دیگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہی سب جانتا۔ پس اس آیت مین
اللہ تعالی نے بیوہ عورتون کے والیون کو صاف یہ حکم فرمایا کہ اونکا دوسرا
نکاح کر دو اور اس سے نکاح ثانی کی بہت بڑی تاکید سمجھی جاتی ہی اس لیے کہ
اول تو اللہ تعالی نے اس آیت شریف مین صیغہ امر کا جو وجوب پر دلالت
کرتا ہی ارشاد فرمایا اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ جو مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی
کر دیگا یعنے نکاح ثانی ایسا عمدہ فعل ہی کہ اللہ تعالی اوسکی برکت سے محتاجی دور
کر دیگا تیسرے مِن فَضْلِهِ کے لفظ سے یہ ثابت ہوا کہ بیوہ عورتون کے
نکاح ثانی کرنے سے پروردگار کی عنایت خاص متوجہ ہوتی ہی جب ان تاکیدون سے بیوہ کے دوسرے
نکاح کرنے کا حکم اور اوسکی فضیلت ثابت ہوئی تو سب اہل اسلام کو چاہیے کہ اپنی رانڈ و بیوہ کے نکاح ثانی کی
ترغیب دیا کرین اور ہمیشہ اوسکے کرنے کی خوبیان اور نہ کرنے کی برائیان جو قرآن مجید اور حدیث شریف

تشخیص ہین اونکے واسطے بیان کیا کرین تاکہ وہ حکم حدیث سمجھین اور جب کفو ملجاوے تو بلا تامل
نکاح ثانی کر دین جیسا کہ ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ لَا یُؤَخَّرْنَ اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَہَا
کُفْوًا ترجمہ بیشک نبی صلعم نے فرمایا تین چیزین نہ دیر کیا کرین نماز جب اوسکا وقت آجاوے
اور جنازہ جب حاضر ہوجاوے اور رانڈ جب اوسکا کفو آجاوے اور اسی مضمون کی اور بھی کئی ایک
حدیثین ہین اختصار کے لیے اسیقدر پر کفایت کی گئی اسواسطے کہ عمل کرنے کو ایک ہی
آیت بس ہے اور اس باب مین تو بہت آیتین اور بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین پھر اپنے
ہوائے نفسانی اور جہالت و نادانی سے پیرو ہوکے قرآن مجید اور حدیث شریف کے حکمون سے
مونہہ موڑنا اور بت پرستون کی رسم کے موافق بیوہ اور طلاق والیون کو نکاح سے روکنا
اور اس بات کو اچھا سمجھنا اور جس عورت نے موافق حکم خدا و رسول کے دوسرا خاوند کر لیا ہو
اوسکو ذلیل و خوار جاننا صریح قرآن شریف کی آیتونکا جھٹلانا اور سنت نبوی سے مونہہ
پھیرنا ہے اور کلام الٰہی کے ایک حرف کا بھی جھٹلانا اور اوس سے انکار کرنا بالاتفاق کفر ہے پس جاہل مسلمانونکو
لازم ہے کہ بیوہ اور طلاق والیونکو نکاح ثانی سے نہ روکین دیکھو سواے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
اور سب بیبیان خاص آنحضرت صلعم کے نکاح مبارک مین دو دو تین تین نکاح کے بعد آئی تھین
چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا کی ماں ہین سب بیبیون سے افضل ہین دو نکاح کے
بعد آپکے نکاح سے مشرف ہوئین اسیطرح حضرت حفصہ اور حضرت زینب اور حضرت میمونہ
اور حضرت ام سلمہ اور حضرت سودہ اور حضرت ام حبیبہ اور حضرت جویریہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن
ان سب نے دو دو تین تین نکاح کے بعد آپکے نکاح مین آئی تھین علاوہ اسکے حضرت فاطمہ زہرا
[illegible] صاحبزادی کا ... آنحضرت صلعم نے دوسرا نکاح کر دیا تھا اور [illegible]

کیا غرض ہی کہ مدد کرے پس اس سے معلوم ہوا کہ ورثا خود اپنی پریشانی
اور اونکی تکلیف کے باعث ہوتے ہین اس واسطے کہ وہ بیچاریان دنیا مین
تو اسقاط اور بچہ چھپانے کی ایذا اٹھاتی ہین اور آخرت مین زنا اور خون
وغیرہ کا عذاب اپنے ذمے لیتی ہین اور ورثا دنیا مین تو اونکی عیب پوشی
اور آبرو اور جان بچانے کی فکر مین پریشان اور سرگردان رہتے ہین
اور آخرت مین خدا و رسول کی نافرمانی اور اپنی دیوثی مین گرفتار ہونگے
پھر نہین معلوم کہ بیوہ اور طلاق والیون کو نکاح ثانی سے روکنے مین
کیا مصلحت ہی اور کنواریون کی اسقدر خوشی جلدی شادی کرنے
مین (کہ اونکو پورا بالغ بھی نہین ہونے دیتے) کیا نفع ہی باوجودیکہ کنواری
لڑکی دنیا کی کسی لذت سے واقف نہین ہوتی اور نہ کسی طرح کا اوسکے
حظ نفس اوٹھایا وہ تو اپنے ماں باپ کے گھر مین خوش و خرم رہتی ہی
ورثا زبردستی اوسکا نکاح کر دیتے ہین اور کیسا کیسا سامان جہیز وغیرہ
کا اوسکے واسطے طیار کرتے ہین اور کیا کیا آرائش اوسکی شادی مین
کی جاتی ہی یہان تک کہ ہزارہا روپیہ مفت مین خرچ ہوتا ہی اگر روپیہ
پاس نہو تو قرض دام لیکر یا بھیک مانگ کے اوسکی شادی کیجاتی ہی
بیوہ اور طلاق والی کو اگرچہ کیسی ہی جوان ہو گھونٹ گھونٹ کر بٹھاتے ہین
اور طرح طرح کی ترغیبین بیٹھنے کے لیے اوسکو دیتے ہین اور عمر بھر ذلیل
وخوار سمجھتے ہین کپڑے اور زیور وغیرہ سے ایسا تنگ رکھتے ہین کہ چوڑیان
اور رنگین کپڑے تک نہین پہننے دیتے اور ہر تقریب مین اوسکو ذلیل

اور حقیر کرتے ہین یعنی عزیزون ہی کی شادی مین مونہہ در مونہہ کہتے ہین
کہ یہ چیز دولہ دولہن کی ہی اسکو بیوہ ہاتھہ نہ لگاوے گویا اوسکی بدبختی محفل
مین ہرایک کو جتاتے ہین اور دوست بنکر ہر طرح ستاتے ہین ان بیچاریون کے
واسطے تو اسقدر تنگی اور آپ چار پر بھی قناعت نہین کرتے پانچ پانچ سات
سات حرمین کر لیتے ہین اور جو کوئی عورت اون مین سے مر جاوے تو آپ
تیسرے ہی روز اپنے نکاح کا پیغام بھیجتے ہین اور اون غریبون کو جو طرح کی
لذت اور دنیا کے مزے سے واقف ہو چکی ہین ناحق نکاح سے روکتے ہین
وہ بیچاریان بھی وارثون کی جان پر صبر کرکے گھر مین چپ بیٹھی رہتی ہین اور
اپنے دین و دنیا اور جوانی کو خاک مین ملاتی ہین اور وارثون کی خوشی کے
لیے زبردستی اپنے جی کو مار کے ظاہر مین لوگون سے کہتی ہین کہ اب ہمارا
جی نکاح کو نہین چاہتا ہمکو مرد کی خواہش نہین ہی صاف سے دیکھو تو یہ بات
اونکی صرف ورثا کی رضامندی کے لیے ہی ورنہ تو خداوند ہی کو جانتا ہی
اور غور کرنا چاہیے کہ اگر اونکا خاوند زندہ اور موجود ہوتا تو پچاس ساٹھہ برس تک
اون سے صحبت کرتا رہتا اور وہ بچے جنا کرتین اور اتفاقاً اگر خاوند کسی
سبب سے اونکے ساتھہ صحبت کرنے سے باز رہتا تو اوسکا شکوہ شکایت
کرتی رہتین بخلاف بیوہ کے کہ اگر بارہ برس کی عمر مین بھی رانڈ ہو جاوے
تو یہی کہتی ہی کہ مجھے مرد کی خواہش نہین ہی یہ کہنا اوسکا محض وارثون کی
خوشی یا اونکو تعلیم کے سبب سے معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ خاوند کے ہوتے
ہوسے تو بڑی عمر تک صحبت سے سیری نہونا اور اوسکے مرجانے ہی اگرچہ

جیسے کہ تم ہی سن کی بیوہ کی خواہش نہ رہنا اسکے حق کسی عاقل کی سمجھ
مین نہین آتے [illegible] یہ قوی دلیل اس امر پر کہ مطلقہ اور بیوہ کا جلد نکاح کردینا
بہتر ہو اسکو سمجھا رکھنا چاہیے یہ ہی کہ پہلے اللہ تعالی نے سال بھر مدت
[illegible] عدت کی معین فرمائی تھی جیسا کہ دوسرے پارے کے پندرہ وین
رکوع کی اس آیت سے ظاہر ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ترجمہ اور جو لوگ
مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وصیت کردین اپنی عورتون
سے پہنچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اوسی پارے کے چودہوین
رکوع مین اس برس بھر عدت کو منسوخ فرما کر چار مہینے دس دن مقرر فرمائے
پس اس سے ثابت ہوا کہ بیاہی عورت چار مہینے دس دن سے زیادہ
بے مرد کے نہین رہ سکتی کیونکہ اللہ تعالی سب کا خالق ہے وہی اپنی مخلوق
کی بھلائی برائی کو خوب جانتا ہے اوسی کو خبر ہے کہ اس سے اتنا ضبط ہوسکیگا
زیادہ غیر ممکن ہے اسیواسطے سال بھر کی عدت کو منسوخ فرما کے چار مہینے دس دن
کی عدت مقرر فرمائی لہذا سب ایمان والون اور ایمان والیون کو لازم ہے کہ جن
[illegible] سے کنواری لڑکیون کا جلد نکاح کردیتے ہین اونھین مصالح سے
عدت کے بعد اپنی رضامندی اور خوشی سے بیوہ طلاق والیون کا بھی جلد
نکاح ثانی کردیا کرین اس لیے کہ یہ سب مصلحتین یعنے اولاد ہونا اور لڑکی کے
نان نفقے اور دوسرے بیماری اور اوسکے نیک وجہ سے مان باپ کا بیفکر ہوجانا
جیسے کنواری کے واسطے نکاح کا باعث ہوتے ہین اسیطرح بیوہ اور طلاق والیونکے

ہے کبھی بینا پس اخوان کو چاہیے کہ اونکا کل ثانی بہت جلد کر دیا کریں تاکہ قطع
نسل ہو اور امت محمدی کی کثرت ہو اور آپ بھی دنیا کی مصیبتوں اور آخرت کے عذاب
سے نجات پاویں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید
المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تمت

تاریخ انطباع نتیجہ طبع وقاد و ذہن نقاد فخر الاماجد والاماثل محلی بالکمالات و بفضائل
جناب مولوی محمد طٰہٰ خان صاحب خلف الرشید جناب محمد مصطفے خان صاحب [illegible] ام ظلہ

نسخہ جمع کرد الٰہی بخش	کہ بیانش سواد باصرہ ہست
بہر سالش نوشت طٰہٰ خان	بس کتاب عجیب و نادرہ ہست
	۱۳۰۱

ایضاً منہ

چو این نسخہ بطرز خوب و زیبا	بحسن طبع شد محبوب دلہا
ز روی آفرین از بہر سالش	رقم کردم بود مرغوب دلہا
	۱۳۰۱

ایضاً از فاضل المعی لوذعی فخر الاماجد والاماثل جناب مولوی عبد الغنی صاحب
ساکن موضع لعل پورہ پرگنہ غیاث پور ضلع [illegible]

بنام حق عجب تالیف گردید	کہ از بہر شناختن [illegible]
غنی تاریخ تالیفش نوشتم	چہ این نسخہ کہ شد مطبوع جانہا

از نتائج افکار یگانہ روزگار منشی ریاض علی خان صاحب [illegible]